



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ملتان سے یونیورسٹی میں نامزد قرائت کرنے والے میں ایک نمازی سورتوں کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے یا اسے بلا ترتیب بھی پڑھا جاسکتا ہے، نیز عصر یا ظہر کی آخری دور کعٹ میں فاتحہ کے علاوہ قرائت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

اجواب بعون الوہاب بشرط صحة السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

نماز میں قرائت کرنے والے میں ایک نمازی سورتوں کی ترتیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے مگر ہم بہتر ہے اس کا خیال رکھا جائے۔ کیوں کہ عام طور پر جن سورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پڑھا جائے ان میں ترتیب کا خیال رکھا جائے، البتہ بعض اوقات بلا ترتیب پڑھنا بھی ممکن ہے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں پہلے سورۃ البقرۃ، پھر سورۃ النساء اور پھر آل عمران پڑھی۔ (مسند امام احمد: ج 5 ص 382)

حالانکہ سورۃ النساء، سورۃ آل عمران کے بعد ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق اپنی صحیح میں مستقل عنوان قائم کیا ہے کہ دوران نماز قرائت کرتے وقت تقدم و تأخیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نیز ظہر اور عصر کی آخری دور کعٹ میں بھی فاتحہ کے علاوہ قرائت کی جاسکتی ہے۔ یہاں کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی آخری دور کعٹ میں پندرہ آیات کے برابر قرائت کرتے تھے۔ (ابو داؤد، الصلاۃ 805)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخری دور کعٹ میں سورہ فاتحہ کے بعد قرائت کرنا مسنون عمل ہے، اگر کوئی آخری دور کعٹ میں صرف فاتحہ پڑھتا ہے تو بھی جائز ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات آخری دور کعٹ میں صرف سورہ فاتحہ کی قرائت کرتے تھے۔ (صحیح بخاری، صفت الصلاۃ 776)

لہذا اس میں وسعت ہے دونوں طرح عمل کیا جاسکتا ہے۔ (والله اعلم)

حذاما عندی والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 112